© rasailojaraid.com

غزل

جناب فضل احمد کریم فضلی

رخ بھلا زمانے کا وہ کہیں بدلتے ہیں
وہ جو خود زمانے کے ساتھ چلتے ہیں

اور بڑھ گئی اب تو پائے شوق کی لغزش
تم جسے سہارا دو وہ کہاں سنبھلتے ہیں

سلسلہ امیدوں کا ختم ہو نہیں سکتا
اک چراغ بجھتا ہے سو چراغ جلتے ہیں

دل سے ہو، نظر سے ہو، دشت سے ہو، اور سے ہو
راستے محبت کے ہر طرف نکلتے ہیں

مہر و مہ جنھیں کہیے وقت کی یہ آنکھیں ہیں
وقت کی ان آنکھوں میں حادثات پلتے ہیں

آہ یہ مرے ارماں! ان کا حشر کیا کہیے
یا ہمیں نے پالے تھے یا ہمیں کچلتے ہیں

ہاں یہی تو ہیں جن کو قتلِ عام کا حق ہے
یہ جو بھولے بھالے سے سر جھکائے چلتے ہیں

ہائے وہ نظر فضلی جس نے دل کیا زخمی
ہائے زخم وہ دل کے جو غزل میں ڈھلتے ہیں

© rasailojaraid.com